بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ جمعرات ۱۵ ذیقعدہ ۱۴۰۳ھ ۲۵ ظہور ۱۳۶۲ ہش ۲۵ اگست ۱۹۸۳ء نمبر ۱۹۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

۔• ربوہ ۲۴ ظہور / اگست۔ امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی طرف سے موصولہ اطلاع کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ مشرق بعید کے دورہ کے پہلے مرحلے میں ربوہ سے روانہ ہو کر کراچی تشریف لے گئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۲ اگست کو پونے پانچ بجے شام ربوہ سے بذریعہ کار روانہ ہو کر اسی رات لاہور پہنچ گئے۔ اگلے روز دن کے گیارہ بجے بذریعہ طیارہ لاہور سے روانہ ہو کر بخیریت تمام کراچی پہنچ گئے۔ الحمد للہ

۔• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت کمزوری اور ٹانگوں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ چلنا پھرنا مشکل ہو رہا ہے۔ احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین۔

۔• خواجہ ربیعہ سوزش پراسٹیٹ دس پندرہ دن سے بیمار اور سخت تکلیف میں ہے۔ (محمد احمد شفا میڈیکل ڈسپنسری محلہ دارالنصر ربوہ)

۔• میری بھانجی عزیزی بشریٰ لطیف آف جہلم ٹانگ کے درد کی وجہ سے بہت بیمار ہے۔ (عبدالحمید کھوکھر دارالرحمت وسطی ربوہ) قارئین ان سب دوستوں کے لئے دعا کریں

جماعت ہائے احمدیہ بیرونِ پاکستان میں غیر معمولی بیداری

جماعت احمدیہ برطانیہ کے چندے قریباً دوگنا ہو گئے

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ساری جماعت کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرماتے ہوئے اور حضور کے پُر اثر ارشادات کو اپنی رحمت سے ثمربار کرتے ہوئے جماعت ہائے احمدیہ بیرون پاکستان کو غیر معمولی بیداری کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

مثال کے طور پر جماعت احمدیہ برطانیہ کی ۳۰ جون ۱۹۸۳ء کو ختم ہونیوالے مالی سال کی رپورٹ کے مطابق لازمی چندہ جات کے بجٹ ۱،۳۲،۰۰۰ پونڈ کے مقابل پر وصولی ۱،۹۶،۵۸۰ پونڈ ہوئی ہے جو بجٹ سے ڈیڑھ گنا ہے۔ اسی طرح چندہ تحریک جدید کے بجٹ ۷،۰۰۰ پونڈ کے مقابل پر ۱۳،۸۴۳ پونڈ وصولی ہوئی ہے۔ جو کہ بجٹ سے قریباً دوگنا ہے۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج اور ان کے رفقاء کار، جملہ عہدیداران اور مخلصین جماعت برطانیہ احباب کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ ان کی توفیقِ خدمت و قربانی کو بڑھاتا چلا جائے۔ ان کی جملہ مشکلات کو دور فرمائے اور یہ اپنے مولیٰ سے راضی رہیں اور وہ ان سے راضی ہو۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید۔ ربوہ)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اہل قلم حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر ایک مفصل کتاب لکھوانا مقصود ہے۔ یہ کتاب سیرت کے علاوہ جماعت کے پیغام کا تعارف جماعت کی تعلیم اور جماعت کے مقاصد پر مشتمل ہوگی۔ یہ کتاب اردو، انگریزی، فرنچ، ہاؤسا اور انڈونیشین زبان میں شائع ہوگی اور ان زبانوں میں الگ الگ مسودات کا آپس میں مقابلہ کر کے بہترین مسودہ کا انتخاب کیا جائے گا۔ مسودہ ایک یا ایک سے زائد مصنفین کی طرف سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ جن حضرات کا مسودہ اشاعت کیلئے منتخب کیا جائے گا انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک خاص تقریب میں اپنے دست مبارک سے انعام عطا فرمائیں گے۔ حصہ لینے والے احباب وکالت تصنیف کو مطلع فرمائیں۔ کتاب کا مسودہ ۳۰ نومبر ۱۹۸۳ء تک وکالت ہذا کو پہنچ جانا چاہیئے۔

مزید تفصیلات کیلئے خاکسار سے رابطہ پیدا فرمائیں

(وکیل التصنیف تحریک جدید۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ ہالینڈ کے چندہ جات میں 33% اضافہ

۳۰ جون کو ختم ہونے والے مالی سال کی رپورٹ کے مطابق جماعت احمدیہ ہالینڈ کے لازمی چندہ جات کے بجٹ ۳۲،۰۰۰ گلڈرز کے مقابل پر ۴۲،۴۹۰ گلڈرز وصولی ہوئی جو کہ بجٹ سے ۳۳ فیصد زائد ہے۔ اسی طرح چندہ تحریک جدید کے بجٹ ۸،۰۰۰ گلڈرز کے مقابل پر ۱۰،۲۸۶ گلڈرز وصولی ہوئی ہے۔ اس طرح بجٹ سے ۲۵ فیصد زائد وصولی ہوئی ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

امیر و مبلغ انچارج عبدالحکیم اکمل صاحب اور ان کے رفقاء کار، جملہ عہدیداران اور مخلصین جماعت ہالینڈ احباب کی خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ انکی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ انکی توفیقِ خدمت و قربانی کو بڑھاتا چلا جائے۔ ان کی جملہ مشکلات کو دور فرمائے اور یہ اپنے مولیٰ سے راضی رہیں اور وہ ان پر راضی ہو۔

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید۔ ربوہ)

ہدایات

برائے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء بروز جمعہ، ہفتہ اتوار مرکز سلسلہ میں منعقد ہوگا۔ اِنْشَاءَ اللّٰہُ

قائدین خدام الاحمدیہ مقامی، قائدین اضلاع و علاقہ درج ذیل امور کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

۱۔ سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی نمائندگی کیلئے ابھی سے کوشش فرمائیں۔

۲۔ مجلس شوریٰ کیلئے تجاویز مرکز کو جلد بھجوائیں۔

۳۔ شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کروا کر منتخب شدہ اسماء منظوری کیلئے مرکز میں بھجوائیں۔ ہر مجلس اپنے خدام کی تعداد کے مطابق ہر بیس اراکین پر پانچ کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوائے گی۔ قائد صاحب مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کے نمائندہ ہوں گے جو نمائندگان کی تعداد میں شامل ہوں گے

۴۔ اجتماع کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے کثرت سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴۔ پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۵ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

۲۵ ظہور ۱۳۶۲ ہش

حصولِ رزق اور اس میں اضافہ کا قرآنی طریق

سب سے بڑا روگ جو اس زمانہ میں انسانیت کو لگا ہوا ہے اور جو اسے اندر ہی اندر گھن کی طرح کھا رہا ہے ایک ہی ہے اور وہ ہے زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرنے کی ہوس۔ معاشرہ کا ہر شخص یہی چاہتا ہے اور اسی اُدھیڑ بُن میں لگا ہوا ہے کہ وہ جائز ناجائز کی پرواہ کئے بغیر زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرے اور دیکھتے ہی دیکھتے امیر کبیر بن جائے۔ زیادہ سے زیادہ دولت حاصل کرنے کی یہ خواہش لاتعداد برائیوں کو جنم دینے کا موجب بنی ہوئی ہے اور یہ برائیاں ہیں کہ ہر معاشرہ میں جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی چلی جا رہی ہیں۔

اسلام نے رزق حاصل کرنے کے ایک خاص ذریعہ کی نشاندہی کی ہے اور پھر اس امر کی ضمانت دی ہے کہ اس ذریعہ سے حاصل ہونے والا رزق لازمی طور پر بڑھے گا اور اس میں اس حد تک اضافہ ہوگا کہ عام حالات میں انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا اور پھر اضافہ نہ صرف یہ کہ معاشرتی برائیوں کو جنم دینے کا موجب نہیں ہوگا بلکہ اس کے نتیجہ میں امن صلاحیت اور سلامت روی لازمی طور پر فروغ پائے گی۔ اسلام اور اسلامی نظام کی رٹ لگانے کے باوجود بالعموم لوگ حصول رزق کے اس ذریعہ کو اختیار کرنے کی طرف راغب نہیں ہوتے بلکہ سراسر ایسے ذرائع کی طرف لپکتے ہیں۔ جنہیں اسلام نے سراسر حرام قرار دیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں اس ذریعہ کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝

(الطلاق آیات ۳، ۴)

ترجمہ:۔ جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہیں ہوگا۔ اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ اس کے لئے کافی ہے۔ اللہ یقیناً اپنے مقصد کو پورا کر کے چھوڑتا ہے اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر چھوڑا ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حصول رزق کا ذریعہ تقویٰ کو قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بھی تقویٰ اختیار کرے گا اسے ایسی جگہوں سے رزق دیا جائے گا کہ جہاں سے رزق آنے کا اسے گمان تک نہ ہوگا۔ یہ وعدہ کرنے والا خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ اور رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ہے اور ہے بھی ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ، یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ اس وعدہ کو پورا نہ کرے۔ یہ ایسا حتمی اور یقینی وعدہ ہے کہ اس سے زیادہ حتمی اور یقینی وعدہ اور کوئی ہو نہیں سکتا اور پھر جہاں تقویٰ کارفرما ہو وہاں معاشرتی برائیاں پنپ ہی نہیں سکتیں۔ تقویٰ تو ہر قسم کی برائیوں کی جڑ کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ ایسے حتمی اور یقینی وعدے پر یقین نہ کر کے حصول رزق کے حرام ذرائع کی طرف دوڑنا انسان کی بدبختی پر دلالت کرتا ہے۔

جہاں تک تقویٰ کے نتیجہ میں رزق میں بے اندازہ اضافہ ہونے کا تعلق ہے وہ اس امر سے ہی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے متقیوں کی ایک صفت یہ قرار دی ہے کہ

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ (البقرہ آیت ۴)

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

"غم میں لپٹے ہوئے خوشیوں کے پیام آتے ہیں"

(ڈاکٹر مظفر احمد صاحب آف امریکہ کی شہادت سے متاثر ہو کر)

وصل کے جام مظفر ترے نام آتے ہیں
غم میں لپٹے ہوئے خوشیوں کے پیام آتے ہیں

بہرِ نظارہ بہت کم یہ مقام آتے ہیں
خود ہی صیاد بھلا جانبِ دام آتے ہیں؟

کون دنیا میں کسے یاد کیا کرتا ہے
ہاں شہیدوں کو عقیدت کے سلام آتے ہیں

رشک کی آنکھ سے دیکھا ترا ہر قطرۂ خوں
جذب کی راہ میں ایسے بھی مقام آتے ہیں

وقتِ رحلت ترے کانوں نے سنے تو ہونگے
بہرِ عشاق فلک سے جو پیام آتے ہیں

نوش کر جامِ شہادت، یہ بشارت سن لے
بہرِ تقدیس فرشتے لبِ بام آتے ہیں

نذر ہیں بہرِ عقیدت یہ سسکتے آنسو
رسمِ الفت کے فسانے کو جو دہراتے ہیں

دلربا پھولوں پہ بکھرے ہوئے یہ چند آنسو
تیری عظمت کی گواہی کی قسم کھاتے ہیں

آنکھ نم، دل کے دھڑکنے کی صدا آتی ہے
آہ وہ لمحے کہ جو کرب نئے لاتے ہیں

اب بھی دنیا میں شہادت کی ادا باقی ہے
ٹوٹتے تارے مجھے راز یہ سمجھاتے ہیں

وقت حیران سا ششدر سا کھڑا تکتا ہے
عشقِ صادق لئے دیوانے چلے آتے ہیں

اے مظفر تجھے مژدہ ہو کہ دیوانہ وار
صد مظفر یہ جگہ لینے بڑھے آتے ہیں

اپنے کانوں سے سنی تیرے لبوں کی آواز
تیرے پیغام کی آواز کو دہراتے ہیں

تم اگر جذبۂ ایمانی کو محسوس کرو
اس کے پیغام کی تابانی کو محسوس کرو

شورِ بلبل کی فراوانی کو محسوس کرو
باغ میں پھولوں کی ارزانی کو محسوس کرو

ٹوٹ کر دم میں بکھر جائیگی یہ قوسِ قزح
پاؤں سے چھوتے ہوئے پانی کو محسوس کرو

صحنِ گلشن میں مگن بیٹھے ہو مانندِ طیور
وحشتِ غولِ بیابانی کو محسوس کرو

تم کہ آرائشِ گیسو میں ہو مصروف ابھی
اک بھیانک شبِ طوفانی کو محسوس کرو

پھر نہ ہو پائیگا بڑھتی ہوئی مشکل کا علاج
چڑھتے دریاؤں کی جولانی کو محسوس کرو

بے صدا کھوکھلے ہنگاموں کو موقوف کرو
ایک آوازِ "ہمہ دانی" کو محسوس کرو

نوحہ کر اطلس و کمخواب پرے پھینکو تم
بے کفن لاشۂ انسانی کو محسوس کرو

بس کوئی دم میں سمجھ لو کہ قیامت ٹوٹی
دم بدم بڑھتی سی ویرانی کو محسوس کرو

بے بصر آنکھیں لئے اور دلوں پر مُہریں
کیسے تم شعلۂ نورانی کو محسوس کرو؟

مومنو تم کو بشارت ہو بفضلِ ایزد
سر پہ تم سایۂ رحمانی کو محسوس کرو

تم پہاڑوں سی بلندی پہ چڑھو عزم لئے
رحمتِ حق کی نگہبانی کو محسوس کرو

فتحِ اسلام کا جھنڈا لئے بڑھتے ہی رہو
ماہ کی مہر کی تابانی کو محسوس کرو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو لطف وقف کی زندگی میں ہے وہ کسی اور میں نہیں

راحت سکینت اور طمانیت کی زندگی

مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب ایم اے
وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ

یہ دنیا چند روزہ ہے۔ جتنی بھی کسی کی عمر ہے۔ پیچھے نظر دوڑا کر دیکھیے تو یوں لگتا ہے چند ثانیوں میں اتنے سال گزر گئے۔ کل کی بات ہے بچپن میں کھیلا کرتے تھے۔ یوں ہی باقی عمر بھی تمام ہو جائے گی۔ کوئی اس قیمتی اور مختصر وقت کو کسی طرح استعمال کرتا ہے اور کوئی کسی طرح۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ اطمینان اور سکون سے وقت گزرے۔ کوئی خوشحالی کے حصول کے لئے رات دن ایک کر دیتا ہے تو کوئی اچھی ملازمت اور بہتر معیشت کی تلاش میں ملک ملک پھرتا ہے۔ یہ دنیا دارالامتحان ہے۔ باوجودیکہ انسان ہر وقت سکون کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہے لیکن سوائے اس کے کہ خدا کا خاص فضل شامل حال ہو یہ بہت مشکل سے حاصل ہوتا ہے اور کوئی نہ کوئی مصیبت مشکل اور آزمائش اسے پریشان رکھتی ہے۔ کوئی اپنی موجودہ پوزیشن سے مطمئن نہیں۔ کوئی تبادلہ کی فکر میں ہے۔ کوئی موجودہ ملازمت چھوڑ کر اپنی پسند کی ملازمت کی تلاش میں ہے کوئی اپنے افسروں سے نالاں ہے اور کوئی اپنے ماتحتوں سے ناخوش۔ پس کیا ہی خوش قسمت ہے وہ شخص جسے خدا کی خاطر اس کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرنے کی توفیق مل جائے کہ وہ ان سب باتوں سے بے نیاز ہو جاتا ہے اور اسے کسی چیز کی فکر نہیں رہتی۔ جس کام پر بھی اسے لگایا جائے۔ جس پوزیشن پر لگایا جائے اور جہاں لگایا جائے وہ اسے اپنی خوش بختی سمجھتے ہوئے دل و جان سے اس فرض کی ادائیگی کرتا ہے اور خوشی سے پھولے نہیں سماتا کہ خدا اور اس کے دین کی خاطر اس کا ہر لمحہ گزر رہا ہے۔ "ایں سعادت بزور بازو نیست"۔ وہ صرف خدا سے اجر کا طلبگار رہتا ہے جو اگلے جہان میں تو دے گا ہی انشاء اللہ لیکن اس جہان میں بھی روزانہ اور ہر لحظہ اس کا مولیٰ اس کی ایسی دستگیری فرما رہا ہوتا ہے کہ اس کا دل خدا کی حمد سے لبریز ہوتا اور اس کی روح اس کے آستانہ پر بار بار جھکتی ہے اور اس کے دل کی گہرائیوں سے الحمد للہ، فالحمد للہ فالحمد للہ علیٰ ذلک کی پرسرور آواز نکلتی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تحریک:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسی پرسرور اور امن کی زندگی کے حصول کے لئے اپنی جماعت کو للہی وقف کی تحریک فرمائی اور آپ کے اصحاب نے دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنی زندگیاں وقف کیں اور تادم واپسیں خدمت سرانجام دیتے رہے۔ پھر ان سے اگلی نسل کے بھی خوش نصیبوں نے خلافت ثانیہ کے ابتدائی سالوں میں اپنی زندگیاں دین کے لئے وقف کرنے کی توفیق پائی۔ ان سب بزرگوں اور ان کے خاندانوں پر خدا تعالیٰ کے اتنے غیر معمولی فضل نازل ہوئے اور ہو رہے ہیں کہ انعامات خداوندی نے ان کی کایا ہی پلٹ کر رکھ دی ہے۔ پھر وہ وقت آیا جب تحریک جدید کی الٰہی تحریک حضرت المصلح الموعود (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے ۱۹۳۴ء میں جاری فرمائی۔ اور آپ نے اس بات پر بہت زور دیا کہ اسلام کی اشاعت کے لئے نہ صرف روپیہ کی ضرورت ہے بلکہ ایسے مخلص واقفین زندگی کی اشد ضرورت ہے جو اپنا تن من اور دھن خدا کی راہ میں قربان کر دیں۔ چنانچہ حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"اب وہ وقت آگیا ہے کہ ہم اس رنگ میں قربانی کریں کہ جو بہت جلد نتیجہ خیز ہو کر ہمارے قدموں کو اس بلندی تک پہنچا دے جس بلندی تک پہنچانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دنیا میں مبعوث ہوئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں میں سے بعض کو دور دراز ملکوں میں بغیر ایک پیسہ لئے نکل جانے کا حکم ہوا تو آپ اس حکم کی تعمیل میں نکل کھڑے ہوں گے۔ اگر بعض لوگوں سے ان کے کھانے پینے اور پہننے میں تبدیلی کا مطالبہ کیا گیا تو وہ اس مطالبہ کو پورا کریں گے۔ اگر بعض لوگوں کے اوقات کو پورے طور پر سلسلہ کے کاموں کے لئے وقف کر دیا گیا تو وہ بغیر چون و چرا کے اس پر رضامند ہو جائیں گے۔ جو شخص ان مطالبات کو پورا نہیں کرے گا وہ ہم میں سے نہیں ہوگا بلکہ الگ کر دیا جائے گا۔"

نیز فرمایا:۔

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے ..... تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔"

(پانچ ہزاری مجاہدین صفحہ ۷)

خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جماعت کے نوجوانوں کی ایک کثیر تعداد نے جوق در جوق اپنی زندگیاں اسی وقت وقف کر دیں اور یہ سلسلہ ۱۹۴۷ء تک تیزی سے جاری رہا۔ پھر پاکستان بننے کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا اور واقفین نے اپنے وقف کو خوب نبھایا اور بے شمار لذت کے پھل کھائے اور کھا رہے ہیں۔

۱۹۵۲ء کی مشاورت میں حضورؓ نے پنشنرز کو بھی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اسی طرح پنشنروں کو چاہیئے کہ وہ آخری عمر میں سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ وہ ساری عمر ایک ایک دو دو روپیہ کی ترقی کے لئے لڑتے رہے ہیں اب انہیں خدا کی خوشنودی کے لئے بھی کچھ کام کرنا چاہیئے تاکہ ان کی عاقبت سنور جائے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء صفحہ ۴۷)

چنانچہ بہت سے احباب کو وقف بعد از ریٹائرمنٹ کی سعادت حاصل ہوئی۔

وقت کے ساتھ ساتھ ایک طرف کام بہت بڑھتا گیا اور دوسری طرف واقفین کی تعداد اتنی مہیا نہ ہوئی جتنی کہ وقت کی ضرورت تقاضا کرتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے تحریک فرمائی کہ نوجوان اپنے آپ کو وقف کریں اسی طرح حضورؒ نے وقف بعد ریٹائرمنٹ کی تحریک کو زندہ کرتے ہوئے اس کے لئے پرزور تحریک فرمائی۔ جس پر مخلصین نے والہانہ لبیک کہا۔ لیکن پھر ایک ایسا وقت آیا کہ حضورؒ نے فرمایا کہ اب کام ایسی نہج پر پہنچا ہے کہ بوڑھے کچھ بوجھ تو اٹھا سکتے ہیں لیکن پورا بوجھ نہیں اٹھا سکتے اس لئے تازہ دم اور کم از کم گریجوایٹ تعلیم یافتہ نوجوان جماعت کو چاہئیں۔ ورنہ ہمارے کام کی رفتار وہ نہیں رہے گی جس کی اس وقت ضرورت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی تحریکات:

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خلافت پر متمکن ہوتے ہی اس کمی کو شدت سے محسوس کیا۔ چنانچہ ستمبر ۱۹۸۲ء میں مسجد لشبارت سپین کے افتتاح کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ نے دل کی گہرائیوں میں اتر جانے والے لہجے میں فرمایا:۔

"ایک مسجد تو کافی نہیں اور پھر ایک ایسی مسجد سے کس طرح تقدیر بدلی جائے گی جس کے لئے غازی پیدا نہ ہوں۔ بے انتہا کام کی ضرورت ہے بے انتہا قربانیوں کی ضرورت ہے بے انتہا واقفین کی ضرورت ہے۔ بے حد مالی قوت کی ضرورت ہے۔"

پھر بڑے درد اور دکھ کے ساتھ فرمایا:۔

"کیسے تعجب کی بات ہے کہ احمدی کہلا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر تجدید بیعت کر کے یہ وعدے کر کے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ یہ عہد و پیمان باندھ کر کہ ہم دوبارہ اسلام کی کشتی کو پار لگانے کے لئے اپنے سر دھڑ کی بازی لگا دیں گے۔ اپنے جسموں کو بھی غرق کرنا پڑا اس راہ میں تو غرق کر دیں گے تاکہ اسلام کی کشتی کامیابی اور کامرانی سے پار ہو سکے۔ اس کے باوجود دیکھتے ہیں کہ چند آدمی اس بوجھ کو اٹھا رہے ہیں جو لکھوکھا کیا کروڑوں کا کام ہے کہ وہ اٹھائیں۔ اور صرف چند آدمی ہیں جو اس بوجھ کو اٹھائے ہوئے ہیں اور کوئی احساس پیدا نہیں ہوتا، کوئی تکلیف نہیں ہوتی، کوئی انسانی ہمدردی کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا، کوئی احساس ندامت دل میں پیدا نہیں ہوتا، کہ ہم بھی تو اس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں، ہم نے بھی تو وہی وعدے کئے تھے، ہم پر بھی تو احسان ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔ کہ دوبارہ اسلام کی حقیقی لذتوں سے آشنا کیا۔ اور بڑے آرام سے کھڑے اس طرح نظارہ کر رہے ہیں جیسے ڈوبتی کشتی کا کوئی ساحل سے نظارہ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہا ہو اور کوئی اس کے دل میں حسد پیدا نہ ہو۔"

(الفضل ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء)

دورۂ یورپ سے واپسی پر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۲ء میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے باقاعدہ وقف کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"(i) سلسلہ کو بہت زیادہ واقفین کی ضرورت ہے۔ کام پھیل رہا ہے۔ ہر پہلو سے کارکنوں کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ جو کام ہاتھ میں ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے مزید انسانی قوت کی ضرورت ہے اور جو ابھی توجہ طلب ہیں ان کے لئے اور بھی زیادہ افراد چاہئیں۔

(ii) اس لئے بکثرت ایسے انصار چاہئیں جو قرآنی ارشاد من انصاری الی اللہ کے تحت خدمت کے لئے آگے آئیں۔ اس حکم قرآنی میں کسی عمر کی قید نہیں مگر میرا یہ خطاب خاص انصار سے اس لئے ہے کہ فوری ضرورتیں بہت ہیں۔

(iii) چونکہ کام بہت بڑھ گیا ہے اس لئے خالص رضاکار واقفین کی زیادہ ضرورت ہے جو اپنی بقیہ عمر رضاکارانہ طور پر وقف کر دیں اس میں سلسلہ ان کو مالی لحاظ سے کچھ نہیں دے گا۔ تاہم اگر کسی کو ضرورت ہو تو کھانے پینے اور رہائش کا انتظام مرکز کر سکتا ہے۔

(iv) جو لطف وقف کی زندگی میں ہے وہ کسی اور میں نہیں۔ انسان محض خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی گردن چھری تلے رکھ دے اور سلسلہ کو کہے کہ میں حاضر ہوں جس طرح چاہو کام لو۔ ایسے انصار جن کو دنیا کے ذرائع میسر ہیں اگر ان کے حالات اجازت دیں تو میری ان کو یہی نصیحت ہے کہ وہ رضاکارانہ وقف کا بہت بہتر راستہ اختیار کریں۔

(v) کثرت سے ایسے لوگ سامنے آئیں جنہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ دنیا کمانے میں گزارا ہو۔ دنیا کمانے کا کام کافی ہو گیا۔ اب اللہ

(vi) نوجوان بھی آگے آئیں: اس پہلو سے بھی انصار خدمت کر سکتے ہیں کیونکہ انصار عمر کا وہ طبقہ ہیں جن سے اُن کے بچے محبت رکھتے ہیں: اپنے ماں باپ کا خاص احترام کرتے ہیں۔ اُن کی بات اُن کے بچوں یا بھتیجوں بھانجوں پر خاص اثر رکھتی ہے وہ گھر گھر جا کر نوجوانوں کو بتائیں کہ سب سے زیادہ امن سکینت اور طمانیت کی زندگی وقف کی زندگی ہے۔ جو واقفین وفا کے ساتھ خدمت بجا لاتے ہیں ان کو خدا کبھی ضائع نہیں کرتا۔ اپنی اولادوں بچوں کو خوب پڑھا لکھا کر کہو کہ اب اپنا نام خدمت کے لئے پیش کر دو۔

(vii) اس کثرت سے نام آنے چاہئیں کہ ہم کو چناؤ کرنا پڑے یہ نہ ہو کہ تعداد میں کم ہوں۔

(viii) حضرت مصلح موعودؓ نے جب وقف کی تحریک کی تو ایسی درد بھری درخواستیں آتی تھیں کہ پڑھ کر دل پگھل جاتا تھا۔ مخلصین کہتے تھے کہ اے خدا کے خلیفہ! ہمیں قبول کر ہم کبھی کوئی شکوہ زبان پر نہیں لائیں گے۔ ایسے ہی دیوانوں سے دنیا میں انقلاب برپا ہو گا۔ فرزانوں کے ہاتھوں تو یہ دنیا تباہی کے کنارے تک پہنچ چکی ہے۔ ان دیوانوں کی ضرورت ہے جو دنیا کی چمک دمک کو دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر رد کر دیں۔ ایسے خدام کو آمادہ کرنے کے لئے انصار کو اللہ کے فضل سے ایسا مقام حاصل ہے کہ وہ بہت خدمت کر سکتے ہیں۔"

(بحوالہ الفضل ۷ نومبر ۱۹۸۲ء)

اپنے پیارے آقا کی اس آواز پر بہت سے مخلصین نے والہانہ طور پر لبیک کہتے ہوئے اپنا نام خدمت کے لئے پیش کر دیا جن میں سے بعض اس وقت مختلف کاموں پر لگائے جا چکے ہیں اور وہ بہت خوش قسمت ہیں کہ ان کو سلسلہ کی خدمت کی توفیق میسر آئی ہے۔ لیکن جیسا کہ حضور فرماتے ہیں۔ "بے انتہا کام کی ضرورت ہے، بے انتہا قربانیوں کی ضرورت ہے، بے انتہا واقفین کی ضرورت ہے۔" اور "اس کثرت سے نام آنے چاہئیں کہ ہمیں چناؤ کرنا پڑے۔" کام کے مقابل پر واقفین کی تعداد کم ہے۔ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم کی وفات کے موقعہ پر حضور نے ہماری توجہ اس طرف مبذول کراتے ہوئے فرمایا:۔

"افراد مر جاتے ہیں مگر قومیں زندہ رہتی ہیں۔ زندہ قومیں قطعاً اس بات کی پرواہ نہیں کرتیں۔ اور بحیثیت قوم ہم ایک زندہ قوم ہیں۔ جانے والوں کا دکھ ضرور ہے مگر مایوسی کوئی نہیں۔ اللہ چاہے تو ہر جانے والے کے مقابل ہمیں لاکھوں ایسے اور افراد عطا کر دے۔ دعا کریں اور عہد کریں کہ اللہ تعالیٰ ایک عبدالمالک کو بلائے تو ہم اس کی جگہ سو عبدالمالک پیدا کر دیں گے۔ دنیا کو مخلص خادمانِ دین کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ ہمارا دامن کبھی تنگ نہ کرے۔ ہمارے دلوں کو خدا کے فرشتے تحریک کریں۔ ایک جگہ خالی ہو تو اس کی جگہ دس بیس نہیں بلکہ سو آدمی آگے آ جائیں اور اس جگہ کو پُر کر دیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین۔"

(بحوالہ الفضل ۶ اگست ۱۹۸۳ء)

پس میری اپنے بھائیوں اور عزیزوں سے درخواست ہے کہ وہ بلا خوف و خطر اپنے آپ کو جلد سلسلہ کے لئے وقف کرتے ہوئے آگے بڑھیں اور اپنے پیارے امام کے دستِ شفقت اور راہنمائی سے زندگی کا بہترین راستہ اختیار کریں۔ یہ وقت ہے کہ نوجوان بھائی اور ادھیڑ عمر کے بزرگ اپنی زندگی خدا کی راہ میں وقف کر دیں، اس طرح نہ صرف یہ کہ سلسلہ کی ضرورت پوری ہو گی بلکہ ان کو بھی ایسا [illegible] راحت اور اطمینان قلب حاصل ہو گا کہ وہ ہر آن اپنے مولیٰ کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے اس کی نعمتوں سے وافر حصہ پائیں گے۔

کیا وقف سے مالی مشکلات پیدا ہوتی ہیں؟

کسی کے دل میں شاید یہ خیال پیدا ہو کہ وقف کرنے سے مالی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اور یہ خیال وقف کرنے میں روک ہو تو بھائیو! یہ موہوم خیال ہے اس میں کوئی حقیقت نہیں، حقیقت یہ ہے کہ واقفِ زندگی کے ساتھ تو خدا کا سلوک ہی نرالا ہوتا ہے اور وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ کے وعدہ کے تحت اللہ تعالیٰ اس کا خود والی ہو جاتا ہے اور اس کی ایسی کفالت کرتا ہے کہ اسے سمجھ ہی نہیں آتی کہ کس طرح خدا تعالیٰ ہر فکر سے آزاد کرتے ہوئے اس کے رزق کے خود غیب سے ایسے سامان کرتا ہے جن کا اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔

ہو سکتا ہے کہ کسی کو وقف کرنے کی اس لئے جرأت نہ ہو کہ وہ سمجھتا ہو کہ واقفِ زندگی کو بڑی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ یہ ایک موہوم خوف ہے۔ ذرا اس بات کا تجزیہ تو کر کے دیکھیں کہ اس بات کی حقیقت [illegible] ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"جو واقفین وفا کے ساتھ خدمت بجا لاتے ہیں ان کو خدا کبھی ضائع نہیں کرتا۔"

واقف زندگی کو کوئی خاص قربانی نہیں کرنی پڑتی صرف سمجھنے کا فرق ہے۔ اگر کوئی شخص اس حقیقت سے واقف ہو جائے کہ وہ ایک عاجز انسان ہے اور لاشئ محض اور اس کا کچھ بھی نہیں جو اسے اپنا نظر آتا ہے وہ سب خدا کا دیا ہوا ہے تو خدا کی دی ہوئی چیز اس کی راہ میں پیش کرنا کوئی قربانی نہیں ٹھہرتی۔ یہ تو اُس کے حضور شکرانے کے طور پر ایک حقیر سا نذرانہ ہے ؎

"گر قبول افتد زہے عزّ و شرف"

لوگ دنیا کی خاطر بڑی بڑی مصیبتیں جھیلتے ہیں رزق کی تلاش میں دنیا کے دور دراز علاقوں میں اپنے عزیزوں سے دور بڑی اداسی میں وقت گزارتے ہیں اور انہیں بعض ایسے کام بھی کرنے پڑتے ہیں جو وہ مجبوراً کر رہے ہوتے ہیں۔ تو پھر خدا کی خاطر اس کی راہ میں اگر کسی کو کچھ برداشت کرنا پڑے تو اس میں کون سی قربانی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ جو سچ مچ اپنے آپ کو واقف سمجھتا ہے اور درِ مولیٰ کا گدا بنتا ہے وہ جانتا ہے کہ ان ظاہری مشکلات سے جسے دنیا مشکلات سمجھتی ہے اس کا مولیٰ اپنی رضا کے حصول کے لئے اسے گزارتا ہے اور وہ وقار دکھائے گا تو اپنے مولیٰ کی رضا حاصل ہو گی۔ پس وہ اس میں ایک لذت اور حظ اٹھاتا ہے اور پھر خدا تعالیٰ کے بے پایاں فضل اور انعامات دیکھ کر اسے بڑی راحت حاصل ہوتی ہے اور وہ ایک عجیب طمانیت کی زندگی میں داخل ہو جاتا ہے۔

ہو سکتا ہے بعض دوستوں کے وقف کرنے میں یہ وسوسہ ہچکچاہٹ کا موجب ہو کہ بڑی عزت اور وقار والی پوزیشن ملی ہوئی ہے اسے چھوڑ کر وقف کر دیا تو کسی معمولی کام پر لگا دیا جائے گا۔ اور کوئی عزت نہ ہو گی اور کوئی پوچھے گا نہیں۔ یہ بھی محض غلط فہمی ہے۔ حق یہ ہے کہ جو عزت اور جو وقار واقفِ زندگی کا ہے وہ بڑے سے بڑے صاحبِ ثروت و وجاہت کا نہیں خدا کے ہاں تو اس کی عزت ہے ہی۔ اس دنیا میں بھی اپنے اور بیگانے اس بناء پر کہ فلاں نے اپنی عمر عزیز سلسلہ اور اسلام کی خدمت کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ بے حد عزت کرتے ہیں اتنی کہ بعض اوقات انسان کو شرم محسوس ہوتی ہے۔ غیر تو اسے بہت ہی غیر معمولی بات سمجھتے ہیں کہ اسلام کی خاطر کوئی اپنی زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقف کرے اور اپنی مرضی پر سلسلہ کی مرضی مقدم کرے اور جہاں، جس حال میں، جس کام پر جتنے عرصہ کے لئے بھی لگایا جائے وہ اسے عین سعادت سمجھتے ہوئے خوشی خوشی ادا کرے۔ کسی معاوضہ کا اپنے آپ کو حقدار نہ سمجھے جو اسے گزارہ کے لئے دیا جائے اسے انعام سمجھے۔ اسی بناء پر اس کی غیر معمولی عزت ہوتی ہے۔ پھر چونکہ واقف زندگی عاجزی کے اعلیٰ مقام پر ہوتا ہے اس لئے وہ اپنے آپ کو کسی عزت کا حقدار نہیں سمجھتا اور اسے نہ اپنے علم، نہ تجربہ، نہ خاندانی وجاہت، نہ کسی اور ظاہری خوبی پر زعم ہوتا ہے اس لئے اسے کبھی خیال بھی نہیں آتا کہ اس کی کما حقہ عزت نہیں ہوتی۔ جتنی بھی اس کی عزت کی جاتی ہے وہ اسے محض خدا کا فضل سمجھتا ہے اور وہ خود کو ایک نالائق مزدور سمجھتا ہے۔

پس اے میرے دوستو۔ بھائیو اور بزرگو! یہ سب روکیں جو تمہیں وقف کی زندگی کی طرف چھلانگ لگانے میں نظر آتی ہیں یہ محض فریب ہیں ان میں کوئی بھی حقیقت نہیں۔ ذرا سی جرأت سے کام لیں اور آگے بڑھیں اور خود کو خدا کے خلیفہ کے قدموں میں لا ڈالیں اور پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس طرح آپ کے اس جذبہ کی قدر کرتا ہے اور کیسے آپ کا کفیل اور والی ہو جاتا ہے اور کس طرح آپ کو اس دنیا کے بکھیڑوں سے آزاد کر دیتا ہے اور آپ کے ساتھ کیسا نرالا سلوک کرتا ہے اور آپ کو ایسا اطمینانِ قلب، سکون اور راحتِ جاں حاصل ہوتی ہے کہ اس کا شکر ادا کرتے کرتے آپ تھک جائیں مگر شکر کا حق ادا نہ کر سکیں گے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ریٹائرمنٹ کے بعد یا بڑی عمر میں وقف کرنے والوں کا اخلاص، جذبہ اور تجربہ اور ہمت نہایت ہی قابل قدر ہے اور سلسلہ کی خدمت کے لئے وہ کافی حد تک مفید ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو اس کا بہترین اجر دے رہا ہے اور دیتا رہے گا۔ لیکن جو خدمت ایک اچھی صحت والا اور جوان قوتوں والا مخلص نوجوان کر سکتا ہے اس کا کوئی جواب نہیں۔ اس وقت خدا کا خلیفہ بڑی برق رفتاری کے ساتھ دن رات اسلام کی فتح کے لئے انتھک محنت اور جدوجہد کر رہا ہے اور اس کی معاونت اور رفاقت کے لئے تیز رفتار، ذہین، پرعزم اور انتھک نوجوان واقفین کی شدید ضرورت ہے جو اس کی تربیت۔ راہنمائی اور ہدایت سے اس کا پوری طرح ہاتھ بٹا سکیں۔

اے میرے احمدی نوجوان بھائیو! بہت دیر ہو چکی، اب زیادہ سوچنے کا وقت نہیں، اٹھو! اور خدا پر توکل کرتے ہوئے اپنی زندگیاں خدا کی راہ میں وقف کر دو اور سب سے زیادہ امن۔ سکینت اور طمانیت کی زندگی پالو۔ خدا آپ کے ساتھ ہو، خدا آپ کے ساتھ ہو، خدا آپ کے ساتھ ہو!!

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی یادیں

محترمہ زینب حسن صاحبہ بنت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مرحوم

مجھے کو یاد ہے جب محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب دکن تشریف لانے والے تھے تو محترم والد صاحب کو آپ کے قیام کی فکر ہوئی۔ وہ محسوس کرتے تھے کہ ان کا مکان اور کمرہ ان جیسے معزز مہمان کے شایان شان نہ ہوگا۔ لیکن جب محترم چوہدری صاحب کو معلوم ہوا تو وہ یہی چاہتے تھے کہ آپ کی رہائش قبلہ والد صاحب کے مکان اور ان کے چھوٹے سادہ کمرے میں ہی ہو۔

چوہدری صاحب محترم فرماتے ہیں کہ مرحوم کو خاکسار کے ساتھ ذاتی محبت تھی اور یہ کیفیت دونوں طرف سے برابر تھی۔ اب بھی جب میں انہیں یاد کرتا ہوں تو ان کے پُرکشش چہرے پر مسکراہٹ دوڑتی ہوئی نظر آتی ہے جس کے خیال سے مجھے دلی حظ حاصل ہوتا ہے۔ مرحوم ایمان اور اخلاص کے مجسم پتلے تھے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے انہیں والہانہ ذاتی محبت تھی جو عشق کی حد تک پہنچی ہوئی تھی۔ حضرت سیٹھ صاحب کا تبلیغ احمدیت کا شوق اس حد تک بڑھا ہوا تھا۔ جسے بلا مبالغہ جنون کہا جا سکتا ہے۔ آپ ہمہ وقت خدمت دین کے لئے کمربستہ رہتے تھے اور یہ مقولہ کہ بعد میں آکر پہلوں سے سبقت لے گئے۔ ان پر سو فیصدی صادق آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بہت بہت بلند درجات اور اپنے قرب سے نوازے۔ آمین۔

اسی طرح محترم عبدالرحیم خان صاحب خالد (خلف حضرت نواب محمد علی خاں صاحب) جنہیں ایک عرصہ تک حضرت والد صاحب کے مہمان رہ کر قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا اور جو بعد میں حضرت نواب اکبر یار جنگ کی وساطت سے نظام دکن کی عدلیہ میں ملازم ہو گئے۔ یوں فرماتے ہیں "سیٹھ صاحب کے چہرہ پر تبسم ہوتا تھا۔ لیکن آپ کی گفتگو میں حجاب اور حیا ہوتی تھی۔ گو آپ ہمارے درمیان موجود ہوتے تھے لیکن محسوس یوں ہوتا تھا کہ آپ کسی اور دنیا میں ہیں اور ہر وقت عالم استغراق میں رہتے ہیں۔ حضرت سیٹھ صاحب اور نواب اکبر یار جنگ صاحب دو موتی تھے۔ جو جماعت احمدیہ حیدرآباد کی مؤثر ترقی میں امتیاز حاصل کرنے کا موجب ہوئے تھے۔ حضرت سیٹھ صاحب نے احمدیت کی تبلیغ کے لئے اپنا سب کچھ صرف کر دیا۔ اور حضرت نواب صاحب نے احمدی افراد کو سرکاری ملازمتیں دلوائیں۔ بہرحال دونوں نے جماعت احمدیہ کے لئے عجیب کام کیا۔ جب میں دکن میں عدلیہ میں ملازم ہو گیا۔ تو سب سے ضروری بات میں نے یہ مدنظر رکھی کہ الہ دین بلڈنگ میں آمد و رفت رہے۔ والدہ محترمہ ہماری تواضع کرتیں اور سیٹھ صاحب خاص طور پر تیار کروائی گئی آئس کریم مجھے کھلواتے تھے ان کی اہلیہ محترمہ بھی اپنے خاوند کی طرح اچھی تھی۔ اور انہوں نے ایک دفعہ پس پردہ مجھے نصائح فرمائیں۔ جو اتنی پُر اخلاص تھیں کہ میں ان کے اخلاص کی وجہ سے ان سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا آپ کا ہر لفظ بامعنی اور صداقت سے پُر تھا۔

اس عارضی زندگی کے بعد موت وارد ہونے کا سیٹھ صاحب کو اتنا یقین تھا کہ آپ نے سالہا سال پہلے ایک تابوت تیار کروا کے مسجد کے کمرہ میں رکھوا چھوڑا تھا۔ جب زیارت قادیان کے لئے آتے تو قادیان کے غریب افراد کی مدد نہایت فیاضانہ طور پر کرتے تھے آپ کامل خدا پرست تھے اور اللہ تعالیٰ پر قوی ایمان تھا۔ اور یقیناً آپ کو قرب الٰہی حاصل تھا۔ آپ نے آخرت میں دائمی اور پرسکون زندگی پالی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے بعض ارشادات قبلہ والد صاحب کے بارے میں دلچسپی سے خالی نہ ہوں گے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"سیٹھ صاحب جب غیر احمدی تھے۔ ایک وفد حیدرآباد میں تبلیغ کے لئے گیا۔ وفد کے ارکان کو کسی ذریعہ سے معلوم ہوا کہ سکندرآباد میں خوجوں میں سے ایک صاحب دین سے بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس پر وہ دوست ان کے پاس بھی گئے اور تبلیغ کی۔ سیٹھ صاحب نے چار پانچ سوال لکھ کر دیئے کہ ان کے جواب دلائے جائیں۔ اگر ان سے میری تسلی ہو گئی تو میں احمدی ہو جاؤں گا۔ میں نے ان کے سوالات کا جواب بھی لکھا اور دعا بھی کی۔ میں نے رؤیا دیکھا کہ باہر صحن میں ایک شخص بیٹھا ہے۔ سیٹھ صاحب کو میں نے دیکھا ہوا نہیں تھا۔ جب بعد میں دیکھا تو ان کی شکل اس شخص سے ملتی جلتی تھی جسے میں نے رؤیا میں دیکھا تھا۔ تو میں نے دیکھا ایک صاحب باہر تخت پر بیٹھے ہیں ان کے سر پر چھوٹی ٹوپی ہے۔ وہ کھلے آسمان کے نیچے بیٹھے ہیں۔ اس وقت یوں معلوم ہوتا ہے کہ آسمان میں شگاف ہوا ہے جس میں سے فرشتے نور پھینک رہے ہیں اور وہ اس شخص پر گر رہا ہے۔ میں نے اسی وقت سمجھ لیا کہ ان کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے گا۔ اور نہ صرف ہدایت دے گا بلکہ سلسلہ کے لئے مفید بنائے گا۔ میرا خیال ہے کہ شاید ان کے سوالات کے جواب ابھی میری طرف سے انہیں نہ پہنچے تھے کہ انہوں نے استخارہ کر کے بیعت کر لی۔ اس کے بعد احمدیت سے ان کا عشق بڑھتا گیا اور وہ بڑی سے بڑی قربانی اور ہر رنگ کی قربانی کرتے رہے۔ ان کی مذہبی تعلیم کچھ نہ تھی۔ عربی بھی نہیں۔ انگریزی کا چونکہ ان کی قوم میں رواج ہے اس میں خط و کتابت کرتے ہیں۔ اردو انگریزی اور گجراتی میں کتابیں لکھتے رہے ہیں۔ تبلیغی لٹریچر شائع کرانے کی انہیں ایسی دھن ہے کہ ان کی جدوجہد کو دیکھ کر شرم آجاتی ہے۔ قادیان میں اتنا عملہ ہونے کے باوجود اس دھن سے کام نہیں ہوتا جس سے وہ کرتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنی ایک ایک کتاب کے پندرہ سولہ ایڈیشن شائع کر چکے ہیں۔ غرض وہ اس دھن سے تبلیغ احمدیت کا کام کرتے ہیں کہ اگر چند اور ایسے ہی کام کرنے والے ہوتے تو اس وقت تک بہت بڑا کام ہو چکا ہوتا۔ آگے اولاد کے متعلق بھی ان کی یہی خواہش ہے کہ وہ تبلیغ میں مصروف رہے۔ اپنے بڑے بیٹے سیٹھ علی محمد صاحب کو ولایت بھجوایا۔ ان کے واپس آنے پر یہی خواہش ظاہر کی۔ کہ دین کی خدمت کرے۔ چھوٹے لڑکے کے متعلق بھی ان کی یہی خواہش ہے کہ دین کا خادم رہے۔ وہ مجھ سے جب بھی اپنی اولاد کے لئے دعا کی خواہش کرتے ہیں تو یہی کہتے ہیں کہ دعا کریں میری اولاد دین کی خادم ہو۔ تبلیغ کا ان میں وہ جوش پایا جاتا ہے جو بعض مبلغین میں بھی نظر نہیں آتا۔ جنہوں نے خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف کی ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں سے یہ بھی ایک احسان سمجھتا ہوں کہ تجارت کرنے والے طبقہ میں سے بھی احمدی ہوں جو اپنے طبقہ میں تبلیغ کر سکیں۔ بائیس تیئیس سال کا زمانہ گذر رہا ہے مگر ان کے جوش تبلیغ میں فرق نہیں آیا۔ میں نے ان کے اخلاص اور تبلیغ خدمت کا اس لئے ذکر کیا ہے کہ ہمارے کام کرنے والے نوجوان ان سے سبق سیکھیں اور دیکھیں کہ کس طرح ایک شخص بڑی عمر میں جبکہ آرام کا وقت ہوتا ہے کام کر رہا ہے۔ دکان کے کاروبار سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنشن لے چکے ہیں۔ اس میں کام نہیں کرتے۔ اُن کا الگ کمرہ ہے جس میں اب وہ تصنیف کا کام کرتے ہیں۔ نوجوانوں کو ان سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ وہ اتنا وقت اور اتنا روپیہ تبلیغ احمدیت کے لئے صرف کرتے ہیں کہ کوئی فرد نہیں کرتا۔ تبلیغ احمدیت کے متعلق ان کا جوش ایسا ہے جیسے مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ مولوی برہان الدین صاحب وغیرہ میں تھا اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا جوش اس طرح ہے جیسے عبدالرحمٰن صاحب اللہ رکھا مدراسی میں تھا۔ حضرت سیٹھ صاحب خدمت دین میں ایسے مستغرق ہوئے کہ آپ نے وفات سے دس سال پہلے تک سینتیس سال میں گیارہ لاکھ روپیہ خدمت دین میں صرف کیا۔ سلسلہ کی ایسی بے نظیر خدمت میں سیٹھ عبداللہ بھائی کا مرتبہ سب سے بڑھا ہوا ہے ان کی مالی حالت میں جانتا ہوں۔ ایسی اعلیٰ نہیں جیسی کہ بعض لوگ ان کی امداد کو دیکھ کر سمجھ لیتے ہیں۔ لیکن ان کو خدا تعالیٰ نے نہایت پاکیزہ دل دیا ہے اور مجھے اُن کی ذات پر خصوصاً اس لئے فخر ہے کہ ان کے سلسلہ میں داخل ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے اُن کے اخلاص کے متعلق پہلے سے اطلاع دی تھی حالانکہ میں نے اُن کو دیکھا بھی نہ تھا۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ سلسلہ کے درد میں اس قدر گداز ہیں کہ مجھے اُن کی قربانی کو دیکھ کر رشک آتا ہے اور میں اُن کو خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت سمجھتا ہوں۔ کاش ہماری جماعت کے دوسرے دوست اور خصوصاً تاجر پیشہ اصحاب ان کے نمونہ پر چلیں اور ان کے رنگ میں اخلاص دکھائیں تو سلسلہ کی تمام تنگیاں بھی کافور ہو جائیں اور خدا کی برکات بھی جو قربانیوں پر نازل ہوتی ہیں خاص طور پر نازل ہوں۔"

اللہ تعالیٰ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے جنہوں نے والد صاحب محترم کو اتنی قدر و محبت کی نظر سے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ پیارے والدین کی تمام نیکیوں اور قربانیوں کو قبول فرما کر اُن کے درجات بلند فرمائے اور ان کی تمام اولاد کو اُن کے نقشِ قدم پر چلنے والی بنائے۔ آمین

آخر میں تمام احباب سے اپنے لخت جگر بیٹے محمد صالح کے لئے جن کی وفات بھی رمضان المبارک میں ہوئی۔ دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ خدا کی رحمتیں اور برکتیں اُن پر ہوں اور ہمارا خاتمہ بھی بالخیر فرمائے۔ آمین۔ نیز احباب جماعت سے درخواست کرتی ہوں کہ میرے شوہر محترم حسن صاحب کی بینائی کے لئے بھی دعا فرمائیں جو روز بروز ختم ہوتی جا رہی ہے۔

تلاشِ گمشدہ

جماعت احمدیہ علی پور کے ایک ذہین نوجوان عزیز رضوان احمد ابن عبدالوحید صاحب عمر ساڑھے پندرہ سال متعلم سیکنڈ ایئر۔ رنگ گندمی۔ گول چہرہ۔ پھرتیلا جسم۔ ۲۶ جون ۱۹۸۳ء سے گھر سے غائب ہے اگر وہ یہ اعلان پڑھے تو فوراً گھر آ جائے اُسے کچھ نہیں کہا جائے گا۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو درج ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

(نثار احمد خان مربی سلسلہ
مسجد احمدیہ علی پور ضلع مظفر گڑھ)

دعائے نعم البدل

مبلغ ایسین مکرم عبدالستار خان صاحب کے چھوٹے بھائی مکرم عبدالغفار خان صاحب خوشاب کے گھر ۶ جولائی ۱۹۸۳ء کو ۷ سال بعد بیٹا پیدا ہوا جو چند گھنٹے زندہ رہنے کے بعد اللہ کو پیارا ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نعم البدل عطا فرمائے۔ (آمین)

(نثار احمد خان مربی سلسلہ
علی پور ضلع مظفر گڑھ)

گمشدہ گھڑی

۱۴ اگست کی رات کو میرے بیٹے مسمّی بابر کو گول بازار ربوہ سے ایک کلائی کی گھڑی راہ میں پڑی ہوئی ملی ہے۔ جن صاحب کی وہ گھڑی ہو وہ نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(محمد بوٹا چکی والا
احمد نگر نزد ربوہ ضلع جھنگ)

ماہانہ مطالعہ کتب

ماہ ستمبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے "الوصیت" کی بجائے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" (تقریر مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم) مقرر کی گئی ہے۔ خدام ماہ ستمبر میں اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ قائدین مجالس و اضلاع اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل کی قلمی معاونت آپکا اوّلین فرض ہے۔ (ایڈیٹر)

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد کی وفات پر

لجنہ اماء اللہ ربوہ کی قرارداد تعزیت

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ ربوہ سلسلہ احمدیہ کے انتہائی مخلص خادم۔ جید عالم دین اور مجاہد فی سبیل اللہ حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب کی اچانک وفات پر گہرے صدمے اور دلی غم کا اظہار کرتی ہیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب جماعت احمدیہ کے مخلص فدائی۔ سحر طراز مقرر۔ نہایت متقی، پرہیزگار، غریبوں کے ہمدرد۔ صاحب کشوف و رؤیا بزرگ تھے۔ آپ آخری دم تک نہایت اعلیٰ ریکارڈ کے ساتھ اہم خدمات دینیہ بجا لاتے رہے۔ آپ نے ۴۸ سال تک انتہائی اخلاص کے ساتھ جماعتی خدمات سرانجام دیں۔ انصار۔ خدام۔ لجنہ و ناصرات کا کوئی جلسہ یا اجلاس ہو۔ مرحوم کی سحر انگیز تقاریر اُن کو رونق بخشتیں۔ آپ کو جب بھی اور جہاں کہیں بھی دینی جہاد کے لئے بلایا گیا آپ بخوشی وہاں جاتے۔ آپ کی تقاریر و مباحثات سے نہ صرف احمدی بلکہ غیر از جماعت احباب بھی آپ کی علمی قابلیت کے معترف ہو جاتے اور بہت متاثر ہوتے آپ کی دینی فدائیت کا ہی یہ ثبوت ہے کہ آپ کی شہادت دینی فرائض کی بجا آوری کے سفر کے دوران ہی ہوئی۔

آپ کی وفات ایک عظیم جماعتی سانحہ ہے۔ آپ کی جدائی پر دل غمناک ہیں۔ اور آنکھیں اشکبار ہیں۔ لیکن

بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ ربوہ اس عظیم صدمہ پر مرحوم کی بیگم صاحبہ مکرمہ سرور سلطانہ صاحبہ ان کے بیٹے اور بیٹیوں کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پاکیزہ، نیک خصلت وجود کو اپنے فضل و رحم سے اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔

آپ کی وفات سے جو جماعتی خلاء پیدا ہوا ہے اس کو اپنے فضل سے پُر کرنے کے سامان پیدا کرے۔

اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور خدا تعالیٰ خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(ہم ہیں ممبرات لجنہ اماء اللہ ربوہ)

ہر احمدی ضرور وقفِ عارضی میں شامل ہو

مربیانِ کرام و عہدیداران جماعت خصوصی تحریک فرمائیں!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"مربیوں کو بھی چاہیئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقفِ عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔"

(خطبہ جمعہ۔ الفضل ۲۷ اگست ۱۹۶۹ء صفحہ ۵)

حضورؒ کے اس ارشاد کی تعمیل میں اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو وقفِ عارضی کی اس نہایت ہی مبارک اور مفید تحریک میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ (تعلیم القرآن)

ایک نہایت ضروری اعلان

جو دوست فضل عمر ہسپتال کیلئے امدادی رقوم مثلاً امداد نادار مریضاں و تعمیر ہسپتال یا کسی اور قسم کی امدادی رقم یا عطیہ بھجوانا چاہیں ان کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایسی جملہ رقوم (مع تفصیل) فضل عمر ہسپتال کی بجائے مکرم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی خدمت میں بھجوائی جائیں۔ تاکیدی گذارش ہے

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصاب وظیفہ نصرت جہاں بیگم رضؓ

(نوٹ :- یہ نصاب بی۔ اے اور ایم اے کی طالبات کے لئے ہے)

۱۔ قرآن کریم :- مندرجہ ذیل سورتیں باترجمہ مع تفسیری نوٹس از تفسیر صغیر
(۱) النساء (۲) المائدہ (۳) الانعام (۴) الاعراف

۲۔ حدیث :- حدیقۃ الصالحین کی ابتدائی ایک صد احادیث باترجمہ

۳۔ کلام :- الفاخ قدسیہ از حضرت اقدس۔

۴۔ نماز :- نماز معہ ترجمہ معہ جملہ مسائل نماز و آداب مسجد۔
نماز کی ضرورت، اہمیت اور فرضیت کے بارہ میں قرآن کریم اور احادیث کے بیانات

۵۔ مندرجہ ذیل عنوانات برائے مضامین :-
۱۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔ ۲۔ حضرت اقدس کی کوئی سی دو عظیم الشان پیشگوئیاں جو پوری ہو کر دنیا کے سامنے آچکی ہوں۔ ۳۔ اسلام کا نظام عدل۔

نصاب وظیفہ نواب مبارکہ بیگم رضؓ

(نوٹ :- یہ نصاب برائے طالبات میٹرک اور ایف اے کے لئے ہے)

۱۔ قرآن کریم :- مندرجہ ذیل سورتیں باترجمہ۔ (۱) سورۃ البقرۃ (۲) سورۃ آل عمران

۲۔ حدیث :- چالیس جواہر پارے مع ترجمہ اور تشریح۔

۳۔ کلام :- سیرت طیبہ (حضرت مرزا بشیر احمد کی چار تقاریر کا مجموعہ)

۴۔ نماز :- نماز باترجمہ معہ مسائل نماز اور آداب مساجد۔

۵۔ مندرجہ ذیل عنوانات برائے مضمون :-
(۱) احمدی اور غیر احمدی میں فرق۔ (۲) سیرت حضرت مسیح موعودؑ (۳) سیرت حضرت مصلح موعودؓ

امتحان وظائف اجتماع کے دوسرے روز صبح آٹھ بجے لجنہ ہال کی گیلری میں ہوگا۔
(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ضروری گزارش

معزز خریداران اخبار الفضل سے گزارش ہے کہ بل کی ادائیگی کرتے وقت چھپی رسید حاصل کرنا نہ بھولیں۔ بعض خریدار کہہ دیتے ہیں کہ بل ادا کر دیا ہے مگر انہوں نے رسید حاصل نہیں کی احباب جب بھی کوئی رقم ادا کریں۔ اس سے رسید ضرور حاصل کر لیا کریں ورنہ پیچیدگیاں پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ رسید کٹواتے وقت وہی نام لکھوائیں جس نام سے اخبار جاری کروایا گیا۔ اس میں ہم دونوں کا فائدہ ہے۔
(لوکل ایجنٹ روزنامہ الفضل۔ سلمان ایجنسی)

دو روزہ صنعتی نمائش

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی (ربوہ) کے زیر اہتمام مورخہ ۲۹-۳۰ جولائی بروز جمعۃ المبارک ہفتہ۔ دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ہال میں ربوہ کے اطفال کی خود ساختہ اشیاء کی نمائش منعقد کی گئی۔ نمائش کا افتتاح شام ۵½ بجے مکرم عطاء الرحمٰن صاحب مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کیا۔ اس نمائش کے نگران لئیق احمد عابد ناظم اطفال ربوہ تھے۔ نمائش میں ۲۵۰ سے زائد تیار کردہ اشیاء رکھی گئیں۔ نمائش کے دوران اسی شعبہ کے تحت تین مختلف اسٹال لگائے گئے۔ اس نمائش کا اعلان الفضل کے ذریعہ اور محلہ جات میں سرکلرز کے ذریعہ قبل از وقت کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ حاضری بہت خوشکن رہی۔ عورتوں اور مردوں کے لئے ٹائم مقرر تھے۔ چنانچہ ۲۰۵۰۔ اطفال، خدام اور انصار نے اور مستورات ۲۰۰۰ کے قریب نے تشریف لا کر نمائش ملاحظہ فرمائی۔ منصفین کے فرائض مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مکرم سید صہیب احمد صاحب نائب ناظم اطفال ربوہ نے سرانجام دیئے۔ مکرم انوار احمد صاحب سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ مقامی اور مکرم سید صہیب احمد صاحب نے اس نمائش میں خصوصی تعاون فرمایا۔
(سیکرٹری صنعت و تجارت مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی۔ ربوہ)

یوم آزادی کی تقاریب

فیصل آباد :- مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد نے ۳۷واں یوم آزادی نہایت احترام اور تزک و احتشام سے منایا۔

مجلس کے حلقہ جات میں نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی اور بعد ازاں ملک کی خوشحالی اور استحکام کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔

بعد نماز مغرب حلقہ بٹالہ کالونی میں اجلاس عام منعقد ہوا جس میں دیگر حلقہ جات سے بھی خدام و اطفال اور انصار شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم ثاقب رشید صاحب، مکرم محمد اشرف صاحب کاہلوں، مکرم شیخ لئیق احمد صاحب اور مکرم ناصر احمد جاوید صاحب نے قیام پاکستان اور جماعت احمدیہ کے بارے میں مفصل و مدلل تقاریر کیں۔ اور نئی نسل کو اس سنہری تاریخ سے آشنا کیا۔ مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے صدارتی خطاب فرمایا۔ دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔ حاضری ۱۷۱ رہی۔

اس دن کی عظمت کے اعتراف کے طور پر احباب جماعت نے اپنے گھروں پر قومی پرچم لہرائے۔ رنگ برنگی جھنڈیوں اور روشنیوں سے گھروں کو سجایا۔ ہر بچہ، بوڑھا اور جوان مسرور نظر آتا تھا۔

اللہ تعالیٰ پاکستان کو ہر خطرہ سے محفوظ رکھے اور ہمیشہ اس کا حامی و ناصر رہے۔

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

جو کچھ ہم انہیں دیتے ہیں وہ اس میں سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ضرور خرچ کرتے ہیں اور انفاق فی سبیل اللہ وہ عمل صالح ہے جس کے نتیجہ میں سورۃ البقرہ کی آیت ۲۶۲ کی رو سے انسان کے رزق میں سات سو گنا اضافہ ہوتا ہے اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اسے اس سے بھی بڑھا کر رزق دیتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے :-

(ترجمہ از عربی) "اور جو شخص ایک ذرہ کے موافق بھی بھلائی کرے گا وہ اس کا اجر پائے گا اور خدا اس کے مال اور اہل و عیال میں برکت دے گا اور جو کچھ تم خدا کی راہ میں خرچ کرو گے۔ وہ تمہاری طرف دنیا اور آخرت میں پھر لوٹ کر واپس آئے گا اور تم نقصان نہیں اٹھاؤ گے۔ پس اگر تم ایک بیج دو گے تو تمہارے لئے ایک زراعت ہوگی، اگر قطرہ دو گے تو تمہارے لئے دریا ہوگا اور خدا نیکوکاروں کا کبھی اجر ضائع نہیں کرتا۔"
(نور الحق حصہ اول صفحہ ۲ طبع اول)

رزق حلال کے حصول اور اس میں بے انداز اضافہ کا یہی وہ اسلامی طریق ہے جس پر احمدی ہونے کی حیثیت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں قائم فرمایا ہے اور ہمارے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ ہم اس کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ جب تک دنیا تقویٰ کی راہ پر گامزن نہیں ہوگی حصول دولت کی ہوس سے اسے چھٹکارا نصیب نہیں ہوگا اور معاشرتی برائیوں کی جڑ نہیں کٹے گی۔ محض تعزیری قوانین کے ذریعہ ان برائیوں کا سدباب نہیں ہو سکتا۔

درخواست دعا

- میرے دادا جان مکرم ماسٹر محمد بخش صاحب سولنگی حال لاہور کا ۹ اگست ۸۳ء کو ہاجرہ کلینک لاہور میں پروسٹیٹ اور مثانہ میں پتھری کا کامیاب آپریشن ہو گیا ہے۔ الحمد للہ کمزوری بہت ہے۔
(مبارک احمد سولنگی ابن الحاج نذیر احمد سولنگی۔ ربوہ)
- میرا داماد اعجاز احمد لندن میں ایم۔ آر۔ سی۔ پی۔ ڈاکٹری کا امتحان دے رہا ہے۔
(فدا محمد بشیر۔ دارالنصر غربی ربوہ)
- خاکسار کو چند دنوں سے بخار ہو رہا ہے اور ہر وقت سر چکراتا رہتا ہے۔
(لطیف احمد بیت اللطیف ۲۱/۷ دارالصدر غربی (الف) ربوہ)
- میرا بیٹا عزیزم سلطان احمد ظفر تین چار ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بخار اتر گیا ہے مگر کمزوری کافی ہے۔ (ولی محمد معلم وقف جدید۔ ربوہ)

قارئین کرام ان سب احباب کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرارداد تعزیت

بروفات مولانا چراغ دین صاحب مرحوم مربی سلسلہ احمدیہ پشاور

لجنہ اماء اللہ پشاور نے بروز جمعہ ۵/۸/۸۳ کو ایک ہنگامی اجلاس منعقد کیا اور محترم مولانا چراغ دین صاحب کی وفات پر قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔

تمام ممبرات لجنہ اماء اللہ پشاور حضرت مولانا چراغ دین صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں اور آپ کے صاحبزادوں، صاحبزادیوں اور دیگر اہل خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔

محترم مولانا چراغ دین صاحب مرحوم نہایت نیک اور مخلص انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صوبہ سرحد میں سب سے پہلے زندگی وقف کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے نہایت محنت اور لگن سے جماعت کی خدمت کی۔ اپنے فرائض کو احسن طریقے سے پورا کیا اور آخری دم تک جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف رہے۔ آپ کا طرز بیان نہایت مؤثر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوبصورت آواز عطا کی تھی۔ آپ تلاوت قرآن کریم بہت خوش الحانی سے کیا کرتے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آپ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ آپ کی وفات سے صوبہ سرحد کی جماعت میں جو خلاء پیدا ہوا ہے اسے اپنے فضل سے پُر کرنے کے سامان پیدا کرے اور آپ کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(شریک غم ممبرات لجنہ اماء اللہ پشاور)

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کارکنان کی ضرورت

ہسپتال کی کارکردگی بڑھانے اور بہتر بنانے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس میں مناسب عملہ اس کام کو چلانے کے لئے موجود ہو۔ عملہ کے بغیر ہسپتال کا تصور ممکن ہی نہیں ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں ہمیں ہر قسم کا اعلیٰ تربیت یافتہ عملہ درکار ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی ضرورت بھی ہے۔ وہ اس ہسپتال میں آنے کے بعد انشاء اللہ بے کار نہیں رہے گا۔ ہمیں سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ جنرل ڈیوٹی ڈاکٹروں نیز نئے پاس ہونے والے ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ ٹرینڈ سٹاف نرسز کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ ایسے ذہین افراد کی ضرورت ہے جو میٹرک پاس ہوں اور جنہیں ہم خود نرسنگ کی ٹریننگ دیں گے۔ ٹرینڈ لیبارٹری ٹیکنیشن۔ ایکسرے ٹیکنیشن۔ تھیٹر ٹیکنیشن بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض ٹیکنیشن کو ہم خود تربیت دیں گے۔

یہاں یہ امر اس ہسپتال میں کام کرنے والوں کے لئے باعث مسرت اور اطمینان ہے کہ اس ہسپتال کی بہتری کی کوششوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ذاتی دلچسپی رکھتے ہیں اور ان کی نگرانی فرماتے ہیں چنانچہ حال ہی میں خاکسار کے نام ایک پیغام میں یہ ارشاد تحریر فرمایا:۔

"میں جب آپ سے کہتا ہوں کہ فضل عمر ہسپتال کو مثالی بنائیں تو جماعت احمدیہ کے معیار کو ملحوظ رکھتا ہوں جس کے یہ معنی ہیں کہ ساری دنیا میں اس روح۔ اس کردار اور ظاہری اور باطنی معیار کا کوئی اور ہسپتال نہ ہو سوائے جماعت احمدیہ کے ہسپتالوں کے۔ صفائی۔ نظم و ضبط۔ ہمدردی۔ اخلاق حسنہ۔ ایثار۔ مہارت فن۔ غرضیکہ ہر پہلو سے ایک ایسا درخشندہ جوہر ہو کہ مشک کی طرح گواہی کا محتاج نہ ہو۔

میں اس بات کا عزم کر چکا ہوں کہ احمدی ڈاکٹروں کا تعاون میسر رہا تو انشاء اللہ تعالیٰ بتوفیق ایزدی لازماً اس اعلیٰ مقصد کو حاصل کر کے رہوں گا۔"

کیا جماعت احمدیہ کے افراد میں سے کوئی ایسا خوش نصیب ہے جو اپنے محبوب اور عالی مرتبت امام کے عزم کی تکمیل کے کام میں حصہ دار بننا پسند کرے؟

(چیف میڈیکل آفیسر)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے (منیجر الفضل)

مکرم نیاز قطب بٹ صاحب پشاور انتقال کر گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ہمارے نہایت ہی مخلص اور نڈر مجاہد مکرم نیاز قطب بٹ صاحب بقضائے الٰہی بتاریخ ۲۱ اگست ۱۹۸۳ء بروز اتوار کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد دن کے سوا بارہ بجے پشاور میں اپنے گھر پر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت ہی مخلص اور نڈر احمدیت کے سپاہی تھے ۶۲-۱۹۶۰ء میں کراچی سے ہجرت کر کے پشاور میں سکونت پذیر ہوئے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے آخر دم تک دین کی خدمت میں مصروف رہے۔ وفات کے وقت آپ سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ پشاور تھے۔ آپ کا جنازہ ۲۲ اگست کو بذریعہ ویگن پشاور سے ربوہ ۱۰½ بجے لایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بعد نماز عصر آپ کا جنازہ پڑھایا اور موصی ہونے کی وجہ سے آپکو بہشتی مقبرہ قطعہ ۱۵ میں سوا پانچ بجے سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر مکرم منیر الدین احمد صاحب انچارج رشتہ وناطہ اصلاح وارشاد نے دعا کرائی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں اور چار بیٹے چھوڑے ہیں۔ ۲ بیٹے پاکستان سے باہر ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(چوہدری صفدر نذیر گولیکی مربی سلسلہ احمدیہ ضلع لیہ)

کینیڈا میں نئے مشن ہاؤسز اور مساجد کیلئے نمایاں قربانی کرنے والے احباب

کینیڈا سے تازہ اطلاعات کے مطابق مندرجہ ذیل مزید احباب نے نئے مساجد و مشنز فنڈ میں ایک ہزار ڈالر سے زیادہ وعدہ کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ ان کی توفیق خدمت و قربانی کو بڑھاتا چلا جائے۔ جملہ مشکلات اور پریشانیوں سے نجات دے اور ان پر راضی ہو:۔

مکرم چوہدری محمد الیاس گورایہ	۴,۰۰۰ ڈالرز	مکرم عبد الوحید خان	۱,۲۰۰ ڈالرز
" مرزا محی الدین	۴,۰۰۰ "	" عیسیٰ جان	۱,۰۰۰ "
" شیخ صدیق احمد	۳,۵۰۰ "	محترمہ مسز عصمت آرا مرزا	۱,۰۰۰ "
" اعظم مرزا	۳,۰۰۰ "	" ناصرہ بون	۱,۰۰۰ "
" سرور شاہ	۳,۰۰۰ "	" رفیعہ سعید	۱,۰۰۰ "
" حبیب مقبول	۳,۰۰۰ "	" مسز سید حمید احمد	۱,۰۰۰ "
" چوہدری رشید احمد	۳,۰۰۰ "	مکرم زاہد احمد راجپوت	۱,۰۰۰ "
" برکات الٰہی جنجوعہ	۳,۰۰۰ "	" سید شہاب احمد	۱,۰۰۰ "
" عبد الباری احمدی	۲,۵۰۰ "	" بشیر احمد عارف	۱,۰۰۰ "
" شیخ نثار احمد	۲,۰۰۰ "	" اطہر ملک	۱,۰۰۰ "
" محمد فہیم	۲,۰۰۰ "	" راحت چوہدری	۱,۰۰۰ "
" شوکت علی نسیم	۲,۰۰۰ "	" طارق محمود	۱,۰۰۰ "
" چوہدری نصیر احمد	۲,۰۰۰ "	" قاسم محمود ارشد	۱,۰۰۰ "
" چوہدری محمد حسین	۲,۰۰۰ "	" قریشی عبد المنان	۱,۰۰۰ "
" منیر الدین عبید اللہ	۲,۰۰۰ "	" ملک عبد الصبوح معہ فیملی	۱,۰۰۰ "
" مبشر احمد مرزا	۱,۵۰۰ "	" ملک محبوب احمد	۱,۰۰۰ "
" بشارت احمد بٹ	۱,۵۰۰ "		

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید ربوہ)

قرضہ کے خواہشمند احباب

زیور کی کفالت پر قرضہ حاصل کرنے کیلئے

نیشنل بنک ربوہ

سے رجوع کریں

بازیافتہ بالی

ایک عدد سونے کی بالی بمعہ چابی مکرم محمد صدیق صاحب گورداسپوری کے مکان کے سامنے سے ملی ہے جس کی ہو نشانی بتا کر لے جائے۔

(عائشہ شاہد c/o محمد صدیق صاحب گورداسپوری تحریک جدید کوارٹر ۵ ربوہ)